شام کی خانہ جنگی

حزب اللہ کی شام میں شاندار کامیابیاں

شام میں چار برس سے جاری بھرپور عسکری مداخلت کے باوجود حزب اللہ ہمیشہ کی طرح طاقتور نظر آتی ہے، اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر حزب اللہ نے شام کی حکومت کو محفوظ رکھا ہے، القاعدہ اور داعش کے خلاف جنگ میں اسد کی موجودگی کو یقینی بنایا، ہتھیاروں کی فراہمی کے اہم راستوں کو محفوظ بنایا اور زبردست فوجی مہارت حاصل کی، قلمون کی پہاڑیوں پر ایک بفر زون قائم کیا اور لبنان کی طویل مشرقی سرحد کو جہادیوں کے حملوں سے محفوظ بنایا، اس معاملے پر شیعہ کمیونٹی کو اکٹھا کیا، اسکی وجہ شام میں ایک مخالف سنی حکومت کے قیام کا خوف بھی ہو سکتا ہے۔ حزب نے شاندار کامیابیوں کی بھاری قیمت ادا کی ہے، اس تنظیم نے دشمنوں اور اتحادیوں [مزید پڑھیے]

شام، عالمی طاقتوں کی بساط

January 16, 2017 // 1 Comment

پانچ ہزار سال سے مستقل آباد شہر حلب کا مشرقی حصہ بالآخر اپنے مکینوں سے خالی ہو گیا۔ اور اپنے پیچھے ہزاروں سال کی ثقافت پر مشتمل کھنڈرات کا لامتناہی سلسلہ چھوڑ گیا، جس میں ہزاروں شہریوں کی لاشیں بھی دفن ہیں۔ کچھ دن میں ان کھنڈرات کا ملبہ صاف کر دیا جائے گا اور نئے سرے سے ایک نئے شہر کی تعمیر ہو گی۔ اس کے مکین کون ہوں گے، اس کا ابھی کوئی اندازہ نہیں ہے۔ نیا شہر نئے مکینوں کی آمد کے ساتھ ایک نئی ثقافت کا مظہر بن جائے گا اور پرانے مکین کسی کیمپ کے مستقل باشندے بن کر رہ جائیں گے۔ واضح رہے کہ پورا حلب ابھی خالی نہیں ہوا ہے، ریاست کے مغربی حصے کو ابھی ایک تاریخ رقم کرنے [مزید پڑھیے]

شامی خانہ جنگی اور مغربی میڈیا کا متعصبانہ رویہ

November 1, 2016 // 0 Comments

شام میں جاری خانہ جنگی میں پیش آنے والے بے شمار اندوہناک اور خونچکاں واقعات، جن کی ذمہ داری بڑی حد تک بشار الاسد حکومت پر عائد ہوتی ہے، سے قطع نظر، کسی کو وہاں ہونے والی جنگ بندی کے معاہدے کو ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے تھی۔ یہ معاہدہ وہاں جاری انتہائی ہولناک جنگ کے خاتمے کا غالباً آخری موقع تھا۔ اس سے روسی وزیر خارجہ، سرگی لورف (Sergey Lavrov) کے اپنے امریکی ہم منصب، سیکرٹری آف اسٹیٹ، جان کیری کے ساتھ متاثر کن ذاتی تعلقات کا بھی اظہار ہوتا تھا۔ تاہم جنگ بندی کی خلاف ورزی ہوئی، اور شامی حکومت کے ایک فوجی بیس، دیر الزور پر امریکی طیاروں کی بمباری سے ساٹھ فوجی ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہو گئے۔ بدتر یہ کہ اس [مزید پڑھیے]

شامی بچے کی تصویر اور اقدار کی پامالی

September 16, 2016 // 0 Comments

شام کے شہر حلب میں فضائی حملے میں تباہ شدہ عمارت کے ملبے سے نکالے گئے شامی بچے عمران دقنیش کی تصویر کی دنیا بھر میں شہ سرخیوں کے ساتھ تشہیر کی گئی ہے۔ شامی المیے کے مشابہ کوئی اور نہیں ہے اور عمران کی تصویر اس کی ایک علامت ہے۔ خون آلود چہرے والا عمران بڑی خاموشی سے ایمبولینس میں ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ وہ صدمہ زدہ ضرور ہے مگر اپنے گرد و پیش سے بالکل بھی آگاہ نظر نہیں آتا کیونکہ اس کی آنکھیں بالکل بے حس و حرکت ہیں۔ اسی چیز نے اس کی تصویر کو لافانی بنا دیا ہے۔ نرس کے بقول، بچے نے جب تک اپنے والدین کو نہیں دیکھا، اس نے آنسو کا ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکایا تھا۔ ’’وہ صدمے میں تھا۔ [مزید پڑھیے]

اگلا عفریت کون ہوگا؟

February 1, 2016 // 0 Comments

یہ منظر ایسا تھا کہ آنکھوں کو یقین نہیں آرہا تھا۔ پوری دنیا کو آگ اور خون میں مبتلا کر کے لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام کے بعد اس طرح کی رسم اور وہ بھی ان لوگوں کی زیر نگرانی جو اس وقت پوری مسلم دنیا میں مسلکی بنیادوں پر قتل و غارت گری کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ لبنان کا ٹیلی ویژن ۲، دسمبر ۲۰۱۵ء کو اس واقعہ کو براہ راست نشر کر رہا تھا۔ القاعدہ کے سیاہ پرچم، جن پر کلمہ طیبہ درج ہے، لہراتے ہوئے القاعدہ کے جنگجو گاڑیوں میں سوار لبنان کے علاقے بکہ وادی میں داخل ہوئے جن کا استقبال لبنانی حکومت کے نمائندوں نے کیا۔ لبنان کی حکومت اس وقت ایک نئے اتحاد سے وجود پکڑ رہی [مزید پڑھیے]

داعش اور مغرب کی پالیسی

January 16, 2016 // 0 Comments

ملائیشیا کے سابق وزیر اعظم اور بزرگ سیاست دان مہاتیر محمد اپنے دورِ اقتدار میں بھی اسرائیل اور مشرقِ وسطیٰ سے متعلق مغربی ملکوں کی پالیسی کے ناقد رہے ہیں اور اب اقتدار سے دستبرداری کے بعد بھی وہ وقتاً فوقتاً خطے کے مسائل اور معاملات پر اپنی رائے کا برملا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ مسلسل ۲۲ برس تک برسرِ اقتدار رہنے کے بعد مہاتیر محمد ۲۰۰۳ء میں اقتدار سے الگ ہو گئے تھے۔ لیکن عملی سیاست سے کنارہ کشی اور نوّے برس کی عمر کے باوجود، انہوں نے اب بھی خود کو خاصا متحرک رکھا ہوا ہے اور مختلف قومی اور بین الاقوامی تقریبات سے خطاب، ان کی معمول کی مصروفیات کا حصہ ہے۔ حال ہی میں مہاتیر محمد نے ملائیشیا کے انتظامی دارالحکومت پتراجایا میں [مزید پڑھیے]

!روس، چین، داعش: دوستی، دشمنی کے نئے ڈھنگ

January 16, 2016 // 0 Comments

ایشیا میں چین اور یورپ میں روس سے لے کر مشرقِ وسطیٰ میں داعش تک، سال ۲۰۱۵ء نے ایسے تنازعات کو پھلتے پھولتے دیکھا جن کی نوعیت متعین نہیں۔ یہ تنازعات ایک واضح کھلی جنگ نہیں لیکن معمول کے مقابلے سے بڑھ کر ہیں، جو عالمگیریت سے جڑے ہوئے ہیں اور جن کا مقابلہ کرنے کے لیے لبرل جمہوریتیں مناسب ہتھیاروں سے لیس نہیں۔ قوی امکان ہے کہ متوقع مستقبل میں بھی طاقت کے استعمال کی نوعیت یہی ہوگی اور جھگڑے یوں ہی رونما ہوں گے۔ دانشور تنازعات کی اس نوعیت کو ترکیبی، کل رنگی، غیر لکیری، آئندہ نسل یا مبہم کہتے ہیں۔ اصطلاحات کی یہ گوناگونی عکاس ہے کہ موضوع کتنا دشوار ہے۔ ان تنازعات میں نفسیاتی، ابلاغی، معاشی، سائبر اور فوجی طریقے ملوث [مزید پڑھیے]

شام میں ایران کی نئی حکمتِ عملی

January 1, 2016 // 0 Comments

امریکی تھنک ٹینک ''ادارہ برائے تعلیمِ جنگ'' کی ایک رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ ایران کس طرح ''شامی صدر بشارالاسد کو طاقت میں رکھنے کی وسیع، مہنگی اور مربوط کوشش کا حصہ تھا''۔ تاہم گزشتہ ہفتہ بلومبرگ نے خبر دی کہ امریکی حکام کے مطابق شام میں ایرانی فوجوں کی تعداد اور سرگرمی میں خاطر خواہ کمی ہو رہی ہے۔ واشنگٹن اس کو شام سے ایران کی پسپائی کے طور پر دیکھ رہا ہے۔ اس کے خیال میں اس پسپائی کی وجہ اسد کی حکومت کے دفاع میں اعلیٰ فوجی حکام کا جانی نقصان اور مالی وسائل کا ضیاع ہے۔ لیکن شام کی ہر لحظہ نئی صورت اختیار کرتی خانہ جنگی میں ضروری نہیں کہ ایرانی حکمتِ عملی کی تبدیلی کی واحد [مزید پڑھیے]

روس۔اسرائیل'' تعلقات نئی بلندیوں پر''

December 16, 2015 // 0 Comments

روسی صدر ولادی میر پیوٹن اور اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے درمیان امسال ستمبر کو عجلت میں ہونے والی ایک ملاقات پر کئی حلقوں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ یہ ملاقات شام میں فوجی کارروائیاں کرنے کے روسی اعلان کے فوراً بعد ہوئی تھی۔ اس اعلان نے اسرائیلی فیصلہ سازوں کو اس خوف میں مبتلا کر دیا تھا کہ شامی حدود میں دونوں ملکوں کے مفادات کے باہمی ٹکراؤ کا خطرہ ہے، چنانچہ اس ہنگامی ملاقات کا مقصد اس خطرے کے تدارک کو یقینی بنانا تھا۔ نیتن یاہو نے جن کے ساتھ سینئر اسرائیلی فوجی جنرل بھی تھے، صدر پیوٹن سے شام میں روسی اور اسرائیلی فوجی کارروائیوں کو مربوط کرنے کی درخواست کی تاکہ اسرائیلی حدود میں اتفاقیہ گولہ باری اور دونوں کے [مزید پڑھیے]

لبنانی حکومت کا عسکریت پسندوں سے معاہدہ

December 16, 2015 // 0 Comments

جبلت النصر نے ۱۶ لبنانی فوجی اور ایک پولیس اہلکار کو شام و لبنان میں قید اپنے ۲۹ ساتھیوں اور بچوں کی رہائی کے بدلے میں رہا کر دیا۔ لبنان اور قطر کے ٹی وی چینلوں پر قیدیوں کا یہ تبادلہ براہ راست دکھایا گیا۔ قیدیوں کی رہائی کو ایک علامتی واقعہ کے طور پر لیا گیا، اس واقعہ کی تزویراتی اہمیت اور اس کے علاقائی اثرات پر شدت سے بحث جاری ہے۔ [مزید پڑھیے]

شام میں روس کے بڑے مقاصد

افغانستان سے پسپائی کے چوتھائی دہائی بعد روس ایک بار پھر اپنی تاریخی سلطنت کی حدود سے باہر ایک مسلمان ملک کے اندر جنگ میں مصروف ہے۔ تاہم ماسکو کی شام میں مداخلت اس کے طاقت کے گزشتہ استعمالات سے بہت مختلف ہے، جن میں زمینی حملے اور غیر ملکی قبضے نمایاں تھے۔ اس کے علاوہ موجودہ جنگ ایک نئے علاقائی ماحول میں ہو رہی ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں بیرونی قوتیں بشمول امریکا گزشتہ سو سال کے مقابلے میں نہایت کم فعال کردار ادا کر رہی ہیں اور داعش جیسے غیر ریاستی کردار، عثمانیہ سلطنت کے انہدام کے بعد قائم ہونے والے رہائشی نظام کو بدلنے کے درپے ہیں۔ شام کی جنگ، کم از کم ابھی تک کے حالات کے پیش نظر روس کی پہلی 'امریکی [مزید پڑھیے]

شام کی جنگ میں ''اسرائیلی عنصر'' بے نقاب

شام میں ڈھائی سال سے جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے بارے میں اسرائیل غیر جانب دار رہنے کا راگ الاپتا آیا ہے اور دوسری طرف امریکا نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ شام میں حکومت کی تبدیلی چاہتا ہے، اور اس حوالے سے بڑھک آمیز باتیں بھی کی جاتی رہی ہیں۔ مگر اب اچانک یہ بات سامنے آئی ہے کہ امریکا اور اسرائیل دونوں ہی یہ چاہتے ہیں کہ شام کے بحران میں اسرائیلی مفادات کو نظرانداز نہ کیا جائے۔ یہ گویا شام کی جنگ میں اسرائیلی فیکٹر کا معاملہ ہے۔ امریکا نے اس بات کا بہت ڈھنڈورا پیٹا ہے کہ وہ شام میں آمریت کا خاتمہ اور جمہوریت کا فروغ چاہتا ہے اور ساتھ ہی انسانی حقوق [مزید پڑھیے]

اب مغرب کو شام کے لیے سوچنا پڑے گا!

شام کے معاملے میں غیر جانب داری ترک کرنے کا وقت آگیا۔ ضروری ہو گیا ہے کہ ہتھیاروں کی فراہمی پر عائد پابندی اٹھالی جائے۔ کسی بھی فریق کو جنگ نہ جیتنے دینے کی پالیسی نے بشار الاسد کو مضبوط کر کے مزید جہادیوں کے پیدا ہونے کی راہ ہموار کی ہے۔ شام میں خانہ جنگی اب تیسرے سال میں داخل ہو رہی ہے۔ اب تک ۷۰ ہزار افراد قتل کیے جا چکے ہیں۔ ہزاروں زخمی اور اپاہج ہیں۔ دس لاکھ سے زائد بے گھر اور بے وطن ہیں اور ایک پوری نسل تشدد کی زد میں ہے۔ مگر خیر، اس سے بھی بری صورت حال رونما ہونے کو ہے۔ اگر بشار الاسد کے اقتدار کا خاتمہ نہ ہوا تو خانہ جنگی پورے خطے میں پھیل جائے گی۔ بیروت [مزید پڑھیے]

شام میں ''آگ'' نزدیک آ رہی ہے

چند دنوں کی سست روی کے بعد شام میں منحرفین ایک بار پھر بشار الاسد انتظامیہ کے خلاف کامیابیاں حاصل کرتے جارہے ہیں۔ انہوں نے مزاحمت کا دائرہ وسیع کردیا ہے اور کئی علاقے فتح کرلیے ہیں، جن میں دارالحکومت دمشق کا مضافاتی علاقہ بھی شامل ہے۔ سیرین نیشنل کونسل کی جگہ امریکا کی نظر میں غیر معمولی حیثیت حاصل کرنے والی سیرین نیشنل کولیشن قطر میں جلد ہی باضابطہ حیثیت حاصل کرلے گی۔ اسے سفارتی سطح پر بھی قبولیت دی جارہی ہے۔ کولیشن سے وابستہ رہنما حکومت کے خلاف لڑنے والے تمام گروپوں کو کنٹرول نہ بھی کرسکیں تو ان پر اپنے اثرات ضرور مرتب کرنا چاہتے ہیں۔ بشار الاسد انتظامیہ جو کچھ کررہی ہے اس سے بدحواسی نمایاں ہے۔ دمشق کے نواح میں فلسطینیوں [مزید پڑھیے]